QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

ازدواجی تعلقات کی سماجی ونفسیاتی جہات: ایک تجزیہ

Socio-Psychological Aspects of Marital Relationship: An Analysis

Tasneem Aajiza
Research Scholar, Lahore College for Women University Lahore. Email: tasneem.ajiza@gmail.com
Prof. Dr. Mohsina Munir
Professor, Govt. Graduate College for Women Model Town Lahore. Email: mohsinamann@gmail.com

Today, from the individual to the spouses, parents, children, even the whole family is suffering from depression, anxiety, despair and uncertainty. Domestic life is devoid of mutual love; individuals and families live in houses like they live in hotels, Unknown to each other. When the human being sent as Allah's vicegerent on earth, became guilty of negligence and left the way of Allah (which was the way of welfare and salvation for him) he became a victim of despair and hopelessness and suffered from psychological diseases like depression and anxiety. These facts that destroy a person's individuality are the result of psychological problems. Therefore, reforming the external life of a human being as well as his spiritual life is very important in the present era. So that the humanity can get rid of the diseases it is suffering from. We have tried to review in this article that what are the causes of the growing psychological problems of men and women at familial level? In this regard, we have obtained the material from authentic sources by doing research and analysis in Islamic perspective.

Key Words: Family, Marital Life, psychological problems, Islamic perspective.

تمہید:

مذہب ہو یا تحریک دونوں کو اپنے پاؤں لگانے کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے روئے زمین میں سب سے پہلے جس رشتے کی بنیاد رکھی گئی اس کا نام ہے رشتہ ازدواج ہے۔ ازدواج کا لغوی معنی ہے "دو اشیا کا باہم ملنا" جب کہ **ازدواج القوم** کا مطلب ہے:

"لوگوں کا آپس میں شادیاں کرنا" اور **ازواج الشی** سے مراد ہے "دو ہونا یا جوڑا ہوں"۔ اور **ازواج الکلام** سے مراد ہے:

"کلام کا قافیہ اور اوزان کے مطابق یکساں ہونا اسی طرح اسلامی اصطلاح میں تعلق ازدواج سے مراد ہے مرد اور عورت کا نکاح کے ذریعے میاں بیوی کا رشتہ قائم کرنا۔"[1]

رشتہ ازدواج:

ازدواجی معاملات سے مراد میاں بیوی کو گھر میں درپیش اور وہ معاملات ہیں جن کا تعلق گھریلو زندگی کے مقاصد کے حصول کے ساتھ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے مرد کی تنہائی اور وحشت کو دور کرنے کے لیے عورت کو پیدا کیا جو اس کی رفیق حیات بن کر زندگی کی ہر مشکل میں مرد کا ساتھ دینے معاشی سرگرمیوں میں بھرپور طریقے سے کام کرنے کے لیے مرد پر ان مرد میں نیا جذبہ اور جوش پیدا کرے۔ مرد کو **قوام** کہہ کر اللہ رب العزت نے عورت کے تحفظ اور کفالت کی ذمہ داری اس کو سونپی، بچوں کی پرورش اور نگہداشت کی ذمہ داری مرد وزن کو سونپ کر خوبصورت خاندانی زندگی کی بنیاد رکھی، اور خاندان کو معاشرتی زندگی کا پہلا زینہ قرار دیا۔

خاندان کی ارتقائی شکل کو ہم ریاست کے نام سے موسوم کرتے ہیں، خاندان کا نظام مرد اور عورت اس مستقل اور پائیدار تعلق سے بنتا ہے جس کا نام نکاح، اسی تعلق کی بنیاد پر انسان کی زندگی میں سکوں، استقلال اور ثبات پیدا ہوتا ہے، یہی چیز ان کی انفرادیت کو اجتماعیت میں تبدیل کرتی ہے اور انتشار کے میلانات کو دبا کہ انہی تمدن کا خادم بناتی ہے۔

اس نظام کے دائرے میں محبت اور امن وایثار کی وہ پاکیزہ فضا قائم ہوتی ہے، جس میں نئی نسلیں اخلاق، تربیت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہو کر تے معاشرے کو سکون فراہم کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کی تخلیق کے بعد اسلام خاندان کی تنظیم کرتا ہے، اور پورے توازن کے ساتھ قانون فطرت کے ان تمام پہلوؤں کی رعائت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرد اور عورت کے حقوق متعین کرتا ہے کہ شاہراہ حیات کا سفر زوجین کے لیے آسان ہو۔ عورت اور مرد میں حیاتیات اور نفسیات کے اعتبار سے جو فرق ہے اس کو بعینہ قبول کرتا ہے جتنا فرق ہے اسے جوں کا توں برقرار رکھتا ہے اور جیسا فرق اس لحاظ سے ان کے مراتب اور وظائف مقرر کرتا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

ازدواجی معاملات میں نفسیاتی دباؤ کے حوالے سے کئی جہات میں ابھی تک کام نہیں ہو سکا جن کو موضوع تحقیق بنانا ہمارے پیش نگاہ ہے۔ جامعات میں پی۔ ایچ۔ڈی کی سطح پر تعدد ازواج یا عورت پر ہونے والا معاشرتی تشدد یا ازدواجی معاملات میں عورت پر کیے جانے والے نفسیاتی تشدد جیسے موضوعات کو کسی حد تک زیر بحث لایا گیا ہے۔ گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالا میں ۲۰۱۴۔۱۵ میں ایم فل کی سطح پر (خواتین پر گھریلو تشدد اور اس کی روک تھام اور اسلامی تعلیمات) کے عنوان پر مقالہ لکھا گیا۔ جس میں صرف عورت پر ہونے والے گھریلو تشدد کے حوالے سے بات کی گئی۔ پنجاب یونیورسٹی میں امروزیہ شریف نے (ایم فل علوم اسلامیہ) شخصی نفسیاتی مسائل اور تصوف کے عنوان پر کام کیا۔ جس میں شخصی نفسیاتی مسائل اور نفسیاتی بیماریوں کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ جب کہ ازدواجی

---

[1] Ibn Manzūr Al-AfrĪqĪ, Lisān al-ʿArab (Beirut: Dār al-Ṣādir), 292/2.

معاملات میں طرفین پر ہونے والے نفسیاتی تشدد پر ابھی تک قلم نہیں اُٹھایا گیا۔ فیمینزم کے زیر اثر عورت پر ہونے والے تشدد کا کئی جگہ واویلا سننے میں آتا ہے اور عالمی ہیومن رائٹس ایجنسیاں بھی اسے زیر بحث لاتی ہیں۔ لیکن مرد (بطور خاوند) کس قسم کے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہے کہ جس نے خاندانی ادارے کی چولیں ہلا دی ہیں اور گھر اس کے لیے ایک تکلیف دہ مقام ہو کر رہ گیا ہے۔ اس پر تحقیقی سطح پر غور کر کے دونوں جنسوں کو درپیش نفسیاتی دباؤ کے پیمانے کو انصاف سے ناپنا اور اس کے حل کی درست راہ کی تلاش کرنا ہمارے موضوع کو تحقیقی جواز فراہم کرتا ہے۔

ازدواجی تعلقات کی اہمیت:

انسان اور انسانیت کی بقا کا ضامن اگر کوئی ادارہ ہے تو وہ صرف دائرۂ ازدواج ہے اللہ رب العزت نے انسان کی بقا کا سب سے درست اور توانا اخلاقی طریقہ توالد و تناسل کو رکھا ہے اور نکاح کو ازدواجی ادارے کی بقا کا واحد ذریعہ قرار دیا کیونکہ اس ادارے کے بغیر اولاد کی تربیت درست طریقے پر نہیں ہو سکتی اور معاشرے کا سکون بحال رکھنا ممکن نہیں رہتا یہی وجہ ہے انسان کے درمیان قائم ہونے والا پہلا انسانی رشتہ جس سے تمام انسانوں نے جنم لیا رشتہ ازدواج ہے حتی کہ جنت میں انسانوں کے درمیان سب سے پہلے جو رشتہ قائم ہوا اس کا نام بھی رشتہ ازدواج ہے۔ قران کریم میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔[2]

"اے لوگو! اللہ رب العزت کی عبادت کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس جان سے اسکی بیوی کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عوتیں پیدا کیں۔ اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر آپ ایک دوسرے سے رشتہ مانگتے ہو۔ اور رشتہ قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو اللہ تم پر نگہبانی کر رہا ہے"

خاندان اور معاشرے کے قیام کی بنیاد:

ارشاد ربانی ہے:

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً ۔[3]

"وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اس نے تمہیں ان بیویوں سے بیٹے اور پوتے عطا کئے گویا کہ ہم جنس بیویاں بھی نعمتِ خداوندی ہیں نیز انسانی نسل کی بقا کی بھی ضمانت ہیں۔"

---

[2] Surah Al-Nisāʾ, 1:4.

[3] Surah Al-Naḥl, 72:16.

باہمی سکون واطمینان کاباعث:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ [4]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی تمام تر تاریخ میں مرد وزن کے کئی باہمی تعلق کو شریفانہ سطح پر جانتا ہے جو اس کیلئے سکون واطمینان کا باعث ہے تو وہ ازدواجی تعلق ہے۔ اس حیثیت سے ازدواجی تعلق اس شرعی رشتہ کو کہتے ہیں جو مرد اور عورت کے درمیان ان شروط اور ارکان کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے، جنہیں شریعت نے معتبر جانا ہے۔

شیخ مجدی السید ابراھیم ازدواجی تعلقات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"الزواج في حقيقة عبارة من شركة بين رجل وامراءة مِنْ أَجل بناء الجيل الصالح الذى يعبد ربه و يبنى اليمعرالْحَيَّاةِ فَاصل والزواج في الاسلام و موحلول الْمُوَدَّةِ والالفة والايثا ربين اثنين ۔" [5]

"ازدواجی تعلقات اپنی حقیقت میں مرد اور عورت کی باہمی شراکت داری کا نام ہے جس کا مقصود ایک ایسی صالح نسل کی بنیاد ڈالنا ہے جو خدا کی عبادت کا بھی حق ادا کرے اور تعمیر حیات کے فرض سے بھی عہدہ برآں ہو۔ ازدواجی تعلقات کی اصل زوجین کے درمیان الفت ومودت کے رشتے کو پروان چڑھانا ہے۔"

ڈاکٹر ھندیت مصطفی الشریفی اپنے مقالہ مفہوم" العلاقة الزوجية وهمامن الجر العال " میں ازدواجی تعلقات کا مفہوم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ازدواجی تعلق مرد اور عورت کے درمیان ایک ایسا مستقل تعلق ہے۔ جو محکم شرعی بنیادوں پر قائم کیا جائے ایک ایسا تعلق جو زوجین کی کامل مرضی، پسند اور قبولیت کی بنیاد پر تفصیلی احکام کے مطابق قائم ہوتا ہے۔"[6]

ڈاکٹر احمد العسال نے دو باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ یہ تعلق مستقل بنیاد پر پوری زندگی کیلئے قائم ہو۔ وقتی نفع یا لذت اس کا مفہوم ہرگز نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ شادی میں زوجین مرد اور عورت کی کامل رضامندی شامل ہو۔ اور دونوں اس رشتے کو دل وجان سے قبول بھی کرتے ہوں اگر یہ مشروط رشتہ ازدواج میں ہیں تو اپنی حقیقی روح کے ساتھ موجود نہیں۔ اس رشتے کے کامیاب ہونے

---

[4] Surah Al-Rūm, 21:30.

[5] Khamsūn Waṣiyyah min Waṣāyā al-Rasūl lil-Nisā'.

[6] Hindīt Muṣṭafā al-Sharīfī, Mīthāq al-Isrā' fī al-Islām (Beirut: Dār al-Ruwād), 122.

کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ اگر ان شروط کو ملحوظ رکھا جائے تو ازدواجی تعلق مضبوط معاشرے کی بنیاد ڈالنے میں معاون ثابت ہو سکتا تھے۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے انسانوں کے درمیان قائم ہونے والے ہے رشتوں میں سے سب سے زیادہ جس رشتے کو اہمیت دی ہے وہ رشتہ ازدواج ہے۔

سائیکالوجی ڈاٹ فائنڈن کے مقالہ نگار ازدواجی تعلق کی نقشہ کشی یوں کرتے ہیں۔

> "A marriage is a relationship between or among individuals usually recognized by civil authority or bond by the personal moral beliefs of the participants the fact that, marriage often has the dual nature of a binding. Legal Contract plus a moral Promise can make it difficult to characterize. "[7]
>
> " شادی افراد کے درمیان ایک پرشتہ ہے جسے عام طور پر سول اتھارٹی کے زریعے تسلیم کیا جاتا ہے۔ یا شرکا کے ذاتی اخلاقی عقائد کا پابند ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدے کی پابندی دوسری نوعیت کی ہوتی ہے۔ اور ایک اخلاقی عدہ ہے جو اس کی خصوصیات کو مشکل بنا سکتا ہے۔"

ماہر نفسیات کے ہاں شادی کے انجام پانے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ کسی سول اتھارٹی کے ذریعے یہ تعلق انجام پائے دوسرا یہ کہ اس کی انجام دہی کسی اخلاقی عقائد کے زیر اطاعت ہو۔

تاکہ اس ادارے کے زیر اثر تربیت پانے والے افراد میں ربط وضبط، ہم آہنگی اور محبت وشفقت کا فقدان نہ ہو اور خاندان کے تمام افراد کا معاشرے کے تمام افراد سے تعلق اخلاص، تقوی، للّٰہیت کی بنیاد پر ہو نہ کہ مفاد، حرص لالچ، اور حد وعناد جیسے رذائل پر۔

درحقیقت یہ منفی خیالات ہیں جن کی بنیاد پر افراد معاشرہ نہ صرف شرافت کے معیار کو بدل ڈالا ہے بلکہ اپنی شناخت کو تبدیل کرتے کرتے اپنی شناخت کو بھی کھوڈالا ہے وہ تذبذب کا شکار ہو کر مسلسل ذہنی دباؤ کے زیر اثر زندگی ہے۔ اور طرح طرح کے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے شخصیت کو تباہ کر دینے والے پر رذائل اخلاق درحقیقت در نفسیاتی کیفیت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ نفسیاتی امراض کی بنیاد زیادہ تر سوچ پر ہوتی ہے، افکاری سے اعمال کا ظہور ہوتا ہے۔ اعمال کی تکرار کو عادت کہتے ہیں اور عادت کی ترتیب و تنظیم سے سیرت تشکیل پاتی ہے۔ جب سرچ اور عمل میں تضاد ہو تو مرض کی بنیاد پڑتی یہ کیفیت فرد کیلئے تکلیف دہ ہوتی ہے پر ہے جس سے معاشرے کو نقصان پہنچتا ہے۔

یورپ کے ماہرین نفسیات انسان کی نفسیاتی زندگی کی مخفی قوتوں کے سلسلے میں بڑی تحقیقات لی ہیں اسے یہی وجہ ہے کہ بعض مشہور یورپی اہل فکر آج یہ ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ خارجی زندگی کی تنظیم کے ساتھ ساتھ انسان کی باطنی زندگی کی اصلاح بہت ضروری

[7] Marriage," Psychology Fandom, https://psychology.fandom.com/wiki/Marriage.

ہے ان دونوں میں مکمل ہم آہنگی ہو، اوراس دور کی انسانیت جن لوگوں میں مبتلا ہے ان سے خلاصی حاصل کر سکے۔ ڈاکٹر عثمان احمد نجاتی لکھتے ہیں:

ماہرین نفسیات کے مطابق انسانی صحت کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- روحانی
- نفسیاتی
- سماجی
- جسمانی

روحانی پہلو روحانی پہلو کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ پر ایمان، عبادت کی ادائیگی، قضاو قدر پر راضی ہونا، اللہ تعالی سے قرب کا دائمی احساس، حلال ذریعے سے خواہشات کا پورا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مداومت شامل ہیں۔

نفسیاتی پہلو کے اعتبار سے نفسیانی صحت میں اپنی ذات کے ساتھ ساتھ سچائی، کینہ، حسد سے سینہ کا محفوظ رہنا، نفس کو ایذ دینے والی چیزوں، تکبر، غرور، اسراف، بخل سستی وبدحالی سے دور رہنا، سینے کی کشاد کی قوت آخذہ کا ہونا، زندگی پر توجہ، نفس پر کنٹرول اور قابو، سادگی، بلند ہمتی اور خود اعتمادی وغیر شامل ہے۔

سماجی پہلو کے اعتبار سے والدین سے محبت، بیوی اور اولاد سے محبت، غریبوں اور محتاجوں کی مدد، دوسروں سے سچ بولنا، ظلم واقدام نے کاموں سے باز رہنا اور سماجی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا شامل ہے۔

جسمانی پہلو کے اعتبار سے جسمانی صحت پر توجہ دینا اور طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھانا وغیرہ شامل ہے۔

جسمانی وروحانی صحت کا علاج

مسئلہ ایک غیر تسلی بخش حالت ہوتی ہے، جو حل اور رحمت چاہتی ہے۔ کامل صحت میں طمانیت اور خوشی واطمینان کا راز پنہاں ہے، جو کہ جسمانی، ذہنی، اور روحانی صحت کے اشتراک کا نام ہے۔[8]

خاندن کسی معاشرے کی تہذیب، ترقی وتعمیر میں مثبت یا منفی کردار ادا کرنے میں بڑا اہم ہوتا ہے۔

عصر حاضر میں نفسیاتی مسائل کی وجوہات

ایک فرد مرد ہو یا عورت جب کسی خاندان میں جنم لیتا ہے، ہوش سنبھالتا ہے، بڑا ہوتا ہے، عام طور پر اسے خیال ہوتا ہے کہ اس کے ارد گرد بہت مخلص، نیک، پرہیز گار اس سے بے پناہ محبت کرنے والے عزیز واقارب موجود ہیں الہیٰ کی محبتوں اور عنائتوں کے بل بوتے پر وہ اپنا بچپن گذارتا ہے۔ یہی اس کی جوانی امید ہوتے ہیں، انہی کے مشورے اور چاہت کی بنیاد پر وہ رشتہ ازدواج میں منسلک

---

[8] Bukhārī, ʿAbd al-Raḥmān, Islāmī Ādāb (Lahore: Qāʾid-e-Aʿẓam Library, 1992), 161.

ہو تا ہے یا ہوتی ہے۔ ازدواجی زندگی کی ابتداد خوشیوں بھرے ماحول میں ہوئی ہے کچھ ہی وقت گزرتا ہے کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خوبصورت خاتون یا وہ طاقت ور مرد جس کے ساتھ رہنے کے مزے ہی اور تھے ان کی زندگی بوریت سے دوچار ہو جاتی ہے وہ خوشیاں جو ان دونوں کو ماں باپ سے میسر آرہی تھیں، ختم ہو جاتی ہیں، مرد عام طور پر اس وقت نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے کہ جب اس کے والدین انتہائی کوشش کے باوجود اس کا گھر بسنے نہیں دیتے۔ اور طرح طرح کے الزامات آنے والی لڑکی (بہو) پر لگا دیئے جاتے ہیں، اس صورتحال میں زندگی کی گاڑی کے دونوں پہیے جنہیں مل کر گاڑی چلانا تھی، نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو کر صدمے سے دوچار ہو جاتے ہیں اور ایک پریشان زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

نفسیات کے معلم پروفیسر ڈاکٹر عبد القادر مرحوم لکھتے ہیں :

ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے مسائل کے بارے میں اسوقت مغربی معاشرے میں لکھے گئے لٹریچر کی فراوانی ہے لوگ اس کو پڑھتے اور رہنمائی لیتے ہیں جبکہ ہمارے اور یورپ کے معاشرے کی زندگی زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہماری رسوم ورواج مغربی معاشروں سے مختلف ہیں۔ اس لئے یہاں نے مسائل کا حل بھی وہ درست نہیں ہو گا جو مغربی معاشرے میں مسائل کا حل ہے۔[9]

مذہبی معاشرت اور ماڈرن کو سوسائٹی:

تبدیلی کے مراحل: پاکستان کے افراد جس معاشرت میں تاریخی طور پر زندہ ہیں یہ مذہبی معاشرت ہے۔ برصغیر کا تاریخی مذہب بھی ہندو مت یا اس کی کچھ شاخیں ہی رہا ہے۔ اسلئے ہندوستان اور پاکستان تاریخی سطح پر لیکن قریب دوسو برس ایک مذہبی سوسائٹی ہیں اب یہاں حسن معاشرت کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اسلئے دور جدید ماڈرن معاشرت ہے جب معاش کی صورت تبدیل ہوتا ہے تو معاشرے کی تمام اکائیاں ایک زبردست تبدیلی کے عمل سے گزرتی ہیں مادری تہذیب سرمایہ کاری کی مرکزیت کی بنیاد پر تمام فیصلوں کو دیکھتی ہے، جس کے نتیجے میں ایک بے خدا سوسائٹی جنم لیتی ہے۔

خاندانی سطح پر اشیاء زوجین کیلئے جو چیز نفسیاتی امراض کا باعث بنتی ہے ،وہ ترش روی، فحش کلامی، باہمی عدم احترام بھی ہے بعض شوہروں کو ویسے ہی عادت ہوتی ہے کہ وہ بیویوں کی عزت واحترام کے قائل نہیں خواتین کی چھوٹی چھوٹی کوتاہوں پر گالی گلوچ تک آجاتے ہیں۔ یہ بات مشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے عورت کیلئے بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ اسکی ذلت ورسوائی کا سب خاندان والے کے ساتھ ہو اور مشاہدہ کرتے ہیں، اور اگر یہ بات تسلسل کے بیوی کے مزاج سرد تو وہ کسی بڑے فیصلے ہو تو طلاق یا خلع کی متحمل نہ ہو تو مسلسل بے احترامی سے وہ نفسیاتی مریض بن جاتی ہے۔

جنسی معاملات سے عدم واقفیت :

زوجین کے مابین جن امور کی وجہ سے نفسیاتی مسائل بڑھتے ہیں، ان میں سے ایک مسئلہ جنسی معاملات کا ہے، خاتون خانہ بعض اوقات زوجین کے مابین صفائی ستھرائی کے متضاد دو یارات بھی بعض مسائل کو جنم دیے ہیں۔

[9] Abd al-Qādir, Duktur, Nafsiyāt Taswiyah (Lahore: Urdu Academy, 1981), 234.

بعض او قات بیوی بہت زیادہ صاف شفاف اور نفیس ماحول سے ہے اور شوہر اپنے کپڑوں، جوتوں اور جسمانی صفائی کا خیال نہیں، جسم سے بدبو آنا، بغلوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا اور خصوصاً جسم کی صفائی کا خیال نہ رکھنا۔ بیوی کو عجیب قسم کے کی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے دیتا ہے اور اگر بیوی اپنے گھر کو اور خود اپنی ذات کو صاف کو صاف ستھرا نہیں رکھی اور مرد کے احساس کے دلانے کے باوجود بھی اس طرف دھیان نہیں دیتی تو مرد کی حیثیت میں ایک "اس خاص قسم کا اباد پیدا ہو جاتا ہے اور اس رشتے کو بچانے کی فکر میں اپنی طبیعت کے عدم میلان کی صورت میں نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔

والدین اور بیوی کی باہمی چپقلش:

ہمارے معاشرے میں نفسیاتی دباؤ کی ایک خاص وجہ مرد کی والدہ اور بیوی کے درمیان باہمی چپقلش اور رنجش ہے۔ والدین میں سے خصوصاً والدہ کا خیال ہوتا ہے کہ اس کا بیٹا اسکی مکمل پراپرٹی ہے جبکہ بیوی چاہتی ہے کہ اُس کا شوہر سانس بھی اس سے پوچھ کر لے تو ماں ناراض اور اگر ماں کی فرمانبرداری کرے تو بیوی بیوی کو لگتا ہے کہ وہ نظر انداز ہو رہی ہے

یہ بدگمانیاں گھر کے ماحول کو اس قدر آزردہ کر دیتی ہیں کہ مرد ایک ستم زدہ ہدف کے طور پر مسلسل نشانہ بنتا ہے اور کئی نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مطلوبہ بیوی یا خاوند کا میسر نہ آنا:

ہمارے مقامی معاشرے میں نفسانی دعاؤ کے محرکات میں سے ایک محرک یہ بھی ہے کہ عورت اپنی شعور دی زندگی میں ایک خاکہ میں خاوند کے بارے میں بنا لیتی ہے ایسے ہی خاوند بھی اپنی اہلیہ کے حوالے سے ایک خاص معیار اور اہلیت اپنے ذہین میں رکھتا ہے لیکن جذبات اور سوچ میں رکھتا ہے اس کے ذریعے بنائے گئے خاکوں میں رنگ نہیں بھرا جا سکتا۔ جس کے بارے میں ایک خاص تعداد میں لوگ تسلیم کرتے ایسی بندھن میں رہے اپنے ایسی بند ہوئے زندگی گزارتے خواہش رہتے ہیں اور اسی میں اپنے خواہش کا سامان تلاش کر لیتے یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لیکن حساس طبعیت کا ایک طبقہ اس فیصلے پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کے اندر سے صدا ہے احتجاج بلند ہوتی ہے جو ان معاملات سے واقف بعض او قات ہیں۔ میں کا ذریعہ ہوتے۔ اس شریف النفس مرد اپنی بیوی کی جنسی ضرورت پوری کرنے سے قاصر ہو تا طرح طرح کے نفسیاتی مسائل جنم لیتے۔ ہیں جبکہ تمام اہل فکر د دانش جنہوں نے خاندانی نظام اور ازدواجی تعلقات جسے، موضوعات کو بحث، تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ تمام کے تمام اس مسلہ کی اہمیت کے پیش نگاہ اور اس عدم توجہ کی بنیاد پر آمدہ مسائل کے سبب اس پر خصوصی توجہ دی ہے ان کی اہمیت بتلاتے ہوئے۔ سید ہادی مدرسی لکھتے ہیں کہ:

> " جنسی مسائل عورت یا مرد کی زندگی کے اضافی مسائل میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ انسانی زندگی کے اہم ترین مسائل میں سے ہے، خصوصاً بیوی کیلئے اس کی خاص اہمیت ہے اسلئے اس سلسلے میں اپنے اجداد کے طریقے تو اپنانا کسی بھی جس کے لئے میں درست نہیں بلکہ ہر مرد و عورت کے لئے ضروری ہے کہ جنسی معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرے کہیں ایسا نہ ہو

کہ یہی معاملات ازدواجی معاملات میں خاندانی زندگی میں اضطراب بے چینی اور سرد مہری کا باعث نہ بنیں اور انسان انہی کیوج، جہ سے ازدواجی حیات میں کسی بہت بڑی خطائی شکار ہو جائے۔" [10]

جنسی اہداف

ہمارے معاشرے میں غلط جنسی اہداف بھی بعض اوقات نفسیاتی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ جو کہ مرد اور عورت دونوں کی سطح پر ہو سکتے ہیں، مثلاً مردوں کے ہاں مردانگی یہ ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں کئی مرتبہ جنسی تحمل کو دہرائے۔ اس ہدف کو بعض اوقات مرد عورت کے میلاں پر غور کئے بغیر پورے کرنے کی ہے کوشش کرتا ہے اور عورت کے سامنے وہ ایک مضبوط مرد ہی نہیں بلکہ ایک جنسی مریض کے طور پر آتا ہے جس سے عورت کترانا شروع کر دیتی ہے۔ مرد کی زبردستی کی صورت میں نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر حاتم آدم رقمطراز ہیں :

"مردانگی کے حوالے سے یہ تصور کہ ایک سے زیادہ مرتبہ جنسی عمل کے دہرانے کی صلاحیت ہونا، یہ تعریف مردانگی کہیں بھی مکتوب نہیں ہے، یہ صرف ان لوگوں کی زبان سے سننے کو ملتی جو جنسی اور شخصی سطح پر کمزور شخصیت کے مالک ہوتے ہیں یا یہ تصور غلط قسم کی فلموں کے نتیجے میں بنتا ہے۔ میں اس کو رد کرتے ہوئے کہ لکھتا ہوں کہ مکمل لطف کے ساتھ ایک ہی مرتبہ جنسی عمل مطلوب ہوتا ہے۔ باقی پر داخلی یہ ہے کہ آدمی اخلاقیات مثلاً صروت اخلاص ہم آہنگی، اور دیگر خوبیوں کا حامل ہیں۔" [11]

در حقیقت جنسی اعتبار سے کوئی بھی خاتون مستقل بالذات نظریہ رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مزاج اور ذاتی احساسات میں خود بھی اپنے مستقبل کے بارے میں ایک نظریہ رکھتی ہے۔ اور محض جنسی کھلونا بن کر اپنا اس کے نظری مزاج کے منافی ہے اشرتی اور فکری، اور اس کی دیگر اخلاقی صلاحیتوں سے انکار کے مترادف ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ عورت کی جنسی ضرورت بھی مرد کی جنسی ضرورت کس طرح ایک ضرورت ہے لیکن یہ کسی خاتون کی کل کی کل ضرورت نہیں ہے جس کی بنیاد پر اس کی شناخت ہو سکے بلکہ خاتون بھی مرد کی طرح ایک مکمل انسان کی تمام تر خصوصیات کی حامل ہے، اور معاشرے سے ان تمام کا تقاضا بھی رہی ہے اور اسے دینے کی شرعی اور عرفی دونوں سطح پر پابند بھی ہے۔

عصر حاضر میں نفسیاتی مسائل کے اثرات:

کسی بھی معاشرے میں نفسیاتی مسائل کا پیدا ہو جانا اس بات کی دلیل ہے معاشرہ اپنے روائتی، مذہبی اور خاندانی تعاملات میں کمزور ہے۔ اور اس کی معاشرتی اور اجتماعی خوبیاں، خامیوں میں تبدیل ہو رہی ہیں جس کی بنیاد پر معاشرت اپنی معنویت کھو رہا ہے۔ پاکستان باوجود اس کے یک روائتی معاشرہ ہے۔ لیکن یہاں نفسیاتی مسائل کی صورتحال مخدوش نظر آتی ہے۔

---

[10] Hādī Madrasī, Sayyid, fī al-ʿAlāqāt al-Zawjiyah (Iraq: Dār al-Shahīd), 111.

[11] Ḥātim Ādam, Duktur, al-ʿAlāqāt al-Zawjiyah: Funūn wa Asrār (Egypt: Muʾassasat Iqrāʾ li-l-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 2007), 376.

ڈپریشن : ایک سروے کے مطابق پاکستان میں ڈپریشن کا تناسب 34٪ فیصد تک بتایا جاتا ہے۔یعنی ہر تیسرا افراد ڈپرشن کا شکار ہے۔ اعداد و شمار کی یہ تفصیلات ساخت سے بالکل بھی میچ نہیں کرتی۔کیونکہ پاکستان ایک روائث سے جڑا ہوا ملک ہے اللہ معاشرے میں رہنے والے 80٪ خاندان مشترکہ ہیں، اسلئے نفسیاتی دباؤ کے امکانات کم وہونے چاہئیں کیونکہ ایک ساتھ رہتے ہوئے خاندان کے افراد ایک دوسرے کیلئے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

بہر حال اس سروے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں سانفسیاتی دباؤ بڑھ رہاہے۔زوجین کے مابین ناہمواری کے باعث جو نفسیاتی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

طبی ماہرین کے نزدیک

بچوں میں خودکشی کے رجحانات کا انتہائی سبب، دورانِ پیدائش بچے کے ماں باپ کے آپس میں جھگڑے ہیں، ماں باپ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔اُن کو معلوم نہیں کہ دوران حمل بچہ سب کچھ محسوس کرتا ہے۔اس لڑائی کے اثرات اُس کے ناپختہ ذہن پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کے ناشائستہ ماحول میں پرورش پانے والے بچے بڑے ہو کر جرائم کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں اور اپنا انتقام دوسروں سے لیتے ہیں۔

سماء نیوز کی ایک رپورٹ کے مطابق:

"ازدواجی تعلقات کی ناہمواری اور جھگڑے والدین سے بہت سفاکانہ کام کرواتے ہیں۔ حیدرآباد سندھ کے نواح ایک باپ نے پانچ بچوں کو ابدی نیند سلادیا عینی شاہدین کے مطابق ان کے گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔" [12]

اخبارات کے صفحات ایسی بے شمار خبروں سے بھرے ہوتے ہیں ، جسمیں والدین اپنے ہی پھول جیسے بچوں کے قاتل بن جاتے ہیں۔

نفسیاتی دباؤ اور خودکشی

پوری دنیا میں نفسیاتی دباؤ کیوجہ سے خودکشی کی جاتی ہے۔مغرب میں تو اس کا بہت زیادہ رواج ہے۔جبکہ مشرق میں بھی اب یہ یہ کام شروع ہو گیا۔اس کی ایک وجہ یہ سرمائے کی دوڑ میں آگے نکلنے کی خواہش ہے جس کیلئے، معاشرے کا ہر شخص خود کو مشین بنائے ہوئے ہے محنت کے باوجود جب کوئی۔ شخص مطلوبہ ہدف حاصل نہیں کر سکتا تو اپنے آپ سے سوال کرتا ہے ناجو نہیں پاتا تو کوئی مثبت جوا مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے حتی کہ خود کو ختم کر لینے کے طریقے سوچنے لگتا۔یا پھر خاندان یا معاشرے سے انتقام ہے لیتے لیتے بھیانک قسم کے جرائم میں میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً کوئی شخص اگر کسی خاتون کو شدت سے چاہتا۔خاتون کوشش کے باوجود اس کو نہیں مل سکتی تو وہ اس کا بدلہ معاشرے کی دیگر خواتین سے ہراساں یا جنسی طور پر زیادتی کا شکار کر کے لیتا ہے۔یا پھر کوئی شخص کسی عورت سے زیادتی کرتا ہے اس کے نتیجے میں نفسیاتی عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے۔اور کسی دوسرے کو مجرم ٹھہرانے کی بجائے خود کو مجرم سمجھنا سے نفرت کرنے

---

[12] Hālah, "Bāb ne Bachchōn ko Qatl Kar Diyā," Sama.tv.news, https://sama.tv.news/9530.

لگتا ہے اور ایک نفسیاتی مریض بن جاتا ہے اسی طرح وہ مرد و خواتین جن کی وقت پر شادیاں نہیں ہو پائیں وہ جنی بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

بی بی سی اردو ڈاٹ کام کے مطابق غیر سرکاری تنظیم ساحل کے سروے کے مطابق:

"پاکستان میں 2020 میں جنسی استحصال کے واقعات کی تعداد (89) ہے البتہ بچوں کیساتھ جملہ جرائم جن میں جنسی اور غیر جنسی جانے جرائم شامل ہیں ان کی تعداد 2960 ہے۔" [13]

خطرناک امراض:

خاندان میں بعض مسائل جب شدت اختیار کر لیتے ہیں شدید قسم کی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں جن میں ذیابیطس، بلڈ پریشر، ڈپریشن جیسی بہت تکلیف دہ بیماریاں ہیں۔ ان بیماریوں میں زیادہ تر وہ لوگ مبتلا ہیں، جن کے گھروں میں معاشی یا تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ تر کھانے باہر سے آتے ہیں۔ ان بیماریوں کا شکار زیادہ تر مرد حضرات ہوتے ہیں کیوں کہ ان پر ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں۔

طبی ماہرین اور نفسیاتی محققین کے مطابق پی ٹی ایس ڈی کے مریضوں ! کی بڑی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے دل کی دھڑکن تیز رہی، رہنے والے انسان کے اعضاء یہ چیزیں اس کے لئے دل کے عارضے کا باعث بنتی ہیں۔ [14]

احساسِ کمتری:

احساس کمتری کا شکار شخص نہ تو بہت خوشی کو برداشت کر سکتا ہے اور نہ ہی بہت غم سہہ کر خوشگوار زندگی گزارنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کی شخصیت کا یہ عدم توازن اس کو ذہنی مریض بنا دیتا ہے۔ ان مختلف کیسز بتاتے ہے کہ ازدواجی رشتے میں منسلک ہونے سے پہلے ان تمام چیزوں کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ جس کے نتیجے میں خاندانی انتشار اور خرابی کے امکانات کم سے کم ہوں، اس سلسلے بھی ہماری تحقیق کے مطابق یہاں امیری، غریبی، تعلیم ،ہنر، چھوٹا خاندان، بڑا خاندان یہ سب چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ بنیادی مراتب کا خیال رکھنے کے بعد جس چیز کا سب سے زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ ہے خاندان کا اخلاق و کردار اور سیٹوں خاندان کا اور بیٹوں کی کردار سازی کا طریقہ مشرقی اصول و آداب سے آگہی اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے واقعیت کیونکہ اسلام دین فطرت ہے اور نبی کریم ﷺ کی شخصیت ہمارے لئے عملی نمونہ۔ اسی نکتے کو بیان کرتے ہوئے چودھری گلزار احمد لکھتے ہیں کہ

"علم نفسیات اس وقت تک کامل علم نہیں ہو سکتا جب تک خدا کی آخری الہامی کتاب کو اس کا منبع و ماخذ تسلیم نہ کر لیا جائے ۔ اور پیغمبر اسلام کو انسانی نفسات کا سب سے بڑا اسکالر --- جب تک مسلم ماہرین نفسیات کے علمی رعب کو قطعی طور پر نظر انداز کر کے اس علم پر آزادانہ تحقیق نہیں کرتے۔ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔" [15]

---

[13] Pakistan," BBC Urdu, https://bbc.com/urdu/Pakistan.56677170.

[14] Mental Health Post-Traumatic Stress Disorder (PTSD)," Psych, https://psych.ac.uk/mental.health.post.traumatic.stress.disorder.ptsd.

[15] Nafsiyātī Amrāḍ aur Un kā Ḥal," Roznāmah Nawai Waqt, Jumʿah Magazine, 19 August 1991.

ڈاکٹر عثمان احمد نجاتی لکھتے ہیں کہ

"تلاوت قرآن صرف احساس گناہ سے پیدا ہونے والے اضطراب کا علاج نہیں ہے بلکہ تمام نفسیاتی اور ذہنی اضطرابات اور نفسیاتی کی بے چینی کے تمام احوال کا بہترین علاج ہے۔"[16]

انسانی زندگی کی تنظیم کے ساتھ ساتھ انسان کی باطنی زندگی کی اصطلاح بھی بہت ضروری ہے جو کہ اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں ہے تا کہ معاشرے کو ذہنی جسمانی طور پر مضبوط انسان دیے جائیں اور معاشرے کو ان لوگوں سے نجات دلائی جائے جس میں وہ مبتلا ہیں۔

خلاصہ:

زدواجی تعلقات نہ صرف فرد کی زندگی میں سکون اور استحکام پیدا کرتے ہیں بلکہ ایک مضبوط اور مستحکم معاشرے کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ یہ رشتہ مرد اور عورت کے درمیان محبت، رحمت، اور تعاون کی فضاء قائم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے جس سے نئی نسل کی تربیت اور معاشرتی اقدار کی پاسداری ممکن ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ازدواجی رشتہ دونوں جنسوں کے حقوق و فرائض کو متوازن طریقے سے متعین کرتا ہے، جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور امن و سکون کو فروغ ملتا ہے۔

تحقیق نے ثابت کیا کہ ازدواجی زندگی میں نفسیاتی دباؤ کے مختلف پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، جو کہ مرد اور عورت دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ معاشرتی توقعات، والدین اور بیوی کے درمیان چپقلش، اور جنسی معاملات سے متعلق عدم واقفیت جیسے عوامل ازدواجی تعلقات میں کشیدگی کا سبب بنتے ہیں۔ ان مسائل کا مناسب حل تلاش کرنا اور ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے دونوں جنسوں کی نفسیاتی صحت کو بہتر بنانا ضروری ہے۔

لہٰذا، ازدواجی تعلقات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کو مد نظر رکھتے ہوئے، ایک متوازن اور خوشگوار زندگی گزارنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ اس سے نہ صرف انفرادی سکون بلکہ معاشرتی ترقی اور خوشحالی بھی ممکن ہو سکتی ہے۔

[16] ʿUthmān Aḥmad Najātī, Ḥadīth Nabawī aur ʿIlm al-Nafs (Lahore: al-Faysal Nashirān wa Tājirān), 359